1057

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 23۔ جون 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011

ضمنی مطالبات زر برائے سال 12-2011 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر 1

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 9 کروڑ، 93 لاکھ، 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 1 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 2

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ، 35 لاکھ، 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 9 تا 11 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 3

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو، 86 لاکھ، 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کا صفحہ 12 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو27کروڑ،4لاکھ،49ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011کے صفحات13تا19ملاحظہ فرمائیں۔

1058

مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو7کروڑ،59لاکھ،13ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011کے صفحات20تا21ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو1۔ارب،14کروڑ، 65لاکھ،63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011کے صفحات22تا33ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو72کروڑ،14لاکھ،15ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011کے صفحات34تا39ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو7۔ارب،20کروڑ، 72لاکھ،93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011کے صفحات40تا95ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک کروڑ،56لاکھ،75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات96تا97لاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو6۔ارب،38کروڑ، 62لاکھ،52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات98تا125ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو6۔ارب،25کروڑ، 93لاکھ،79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات126تا191 ملاحظہ فرمائیں۔

1059

مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو31کروڑ،81لاکھ،24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات192تا 203 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو4کروڑ،58لاکھ،20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات204تا205ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو1کروڑ،59لاکھ، روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011کا صفحہ206ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو50کروڑ،59لاکھ، 84ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011کے صفحات207تا212ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 29کروڑ،10لاکھ، 45ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011کے صفحات213تا229ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو15کروڑ، 91لاکھ، 32ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011کے صفحات230تا238ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو19کروڑ،2لاکھ،ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے صفحات239تا247ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو9کروڑ، 33لاکھ،90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے صفحات248تا249 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو1۔ارب،92کروڑ،69لاکھ، 68ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ریلیف"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے صفحات250تا255ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو10۔ارب،99کروڑ،38لاکھ ،23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کا صفحہ256ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو94لاکھ،97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے صفحات257تا258ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو19۔ارب،11کروڑ،62لاکھ ،54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرقات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کا صفحات259تا332ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو6کروڑ،29لاکھ،47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے صفحات333تا340 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو81کروڑ،83لاکھ،56ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعمیرات آبپاشی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2011-12کے صفحات341تا346 ملاحظہ فرمائیں۔

1061

مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون برداشت "کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2011-12کا صفحہ347ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2011-12کا صفحہ348ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس ومحصولات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2011-12کے صفحات349تا352ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2011-12کے صفحات353تا377ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2011-12کے صفحات378تا391ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 392تا409 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 410تا420 ملاحظہ فرمائیں۔

1062

مطالبہ نمبر33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 421تا422 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کا صفحہ 423 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹوروں اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال-2011 12 کا صفحہ 424 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 425تا727 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر37

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کا صفحہ 728 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر38

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 729 تا 730 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر39

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 731 تا 765 ملاحظہ فرمائیں۔

1063

مطالبہ نمبر40

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 766 تا 802 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر41

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 12-2011 کے صفحات 803 تا 806 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر42

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2011-12 کا صفحہ 807 ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 12-2011 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 12-2011 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1065

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کااڑتیسواں اجلاس

ہفتہ،23۔جون2012

(یوم السبت،2۔شعبان المعظم1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 47منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ①
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَ
هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ③ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ
فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ
فِیْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ④
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ⑤

سورة الحَدید آیات1تا5

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے(1) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے(2) وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے(3) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اُترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم

جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے(4) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور سب امور اُسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں(5)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپؐ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپؐ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپؐ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خُدا کی یہ میرا وقار آپؐ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپؐ سے ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ میں تحاریک استحقاق کی طرف بڑھوں، میں رانا محمد افضل اور ملک احمد علی اولکھ سے کہوں گا کہ وہ جائیں اور ہماری ان معزز خواتین ممبران کو ایوان میں لے کر آئیں جو کہ بائیکاٹ کر کے بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں نے آج کمیٹی کی میٹنگ call کی تھی لیکن اس کے ممبران ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ ہمیں درمیان میں اگر وقت ملا تو ہم بیٹھ کر ان معزز خواتین کی بات کا جائزہ لیں گے۔ آپ جا کر معزز خواتین ممبران کو کہیں کہ وہ اس وقت ایوان میں تشریف لے آئیں اور کارروائی میں حصہ لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا محمد افضل اور وزیر زراعت ملک احمد علی اولکھ
معزز خواتین ممبران کو واپس لانے کے لئے ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 21 ہے۔ کیا یہ پڑھی جا چکی ہے؟

سردار خالد سلیم بھٹی: ابھی پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

ڈی ایس پی اور انسپکٹر تھانہ ماڈل ٹاؤن بورے والا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ گستاخانہ روّیہ

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 15۔ جون 2012 کو میرے پارٹی ورکر باؤ بھٹی کی دو ہمشیران کی امجد ٹاؤن بورے والا میں باراتیں آئیں۔ باراتوں کی آمد پر آتش بازی کا گولہ چلانے والے شخص نے ہوا میں گولہ فائر کیا۔ جو بدقسمتی سے رُخ تبدیل کر کے محلے کے ایک معصوم بچے کی موت کا سبب بن گیا۔ گھر والوں نے اس گولہ چلانے والے شخص کو موقع پر پکڑ لیا اور پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی جس پر اس شخص کو پولیس والوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ڈی ایس پی مظہر وٹو اور شاہد عباس شیرازی انسپکٹر ماڈل ٹاؤن بورے والا نے دُلہن کے گھر آئے ہوئے مہمانوں میں سے تقریباً 17/16 افراد جن کا تعلق دُلہن والوں سے تھا،

اُن کو گرفتار کر لیا اور پولیس نے جاتے ہوئے گھر میں دُلہن کے کمرے میں داخل ہو کر جامہ تلاشی لینا شروع کر دی اور باراتیوں کو بھی کھانا کھانے سے سختی سے منع کر دیا اور بے ہودہ زبان استعمال کرتے ہوئے گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ اس دوران میں موقع پر پہنچا اور میں نے ڈی ایس پی مظہر وٹو اور شاہد عباس شیرازی انسپکٹر کو چادر اور چار دیواری کے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی نفری کو دُلہنوں کے کمرے سے باہر نکالنے اور باراتیوں کو کھانا کھلانے کے لئے کہا۔ میری اس بات پر ڈی ایس پی مظہر وٹو اور شاہد عباس شیرازی نے میرے حلقہ کی تمام عوام کے سامنے انتہائی بدتمیزی کی اور گستاخانہ لہجے میں مخاطب ہو کر کہا کہ ایک پولیس آفیسر کے سامنے بولنے کے آداب سیکھو اور اپنی "ٹون" ٹھیک کرو۔ ہمیں تو یہ بھی اختیارات ہیں کہ دونوں دُلہوں اور ان کے والد کو گرفتار کر سکتے ہیں۔ میں نے ڈی پی او وہاڑی کو تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ اس کی مداخلت سے باراتیوں کو کھانا کھلایا گیا اور دُلہنوں کے کمرے سے پولیس نفری کو باہر نکالا گیا۔ اسی دوران دونوں افسران ڈی ایس پی مظہر وٹو اور شاہد عباس انسپکٹر نے مجھے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں کہ ہم نے آپ جیسے کئی ایم پی اے دیکھے ہوئے ہیں۔ آپ کو اس مداخلت پر سبق ضرور سکھائیں گے۔ ڈی ایس پی مظہر وٹو اور شاہد عباس انسپکٹر دونوں کے ہتک آمیز روّیہ اور سنگین نتائج کی دھمکیوں کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران پاکستان مسلم لیگ (ن) واک آوٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: Welcome back جی، سندھو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحریک استحقاق نمبر 21/2012 کے سلسلہ میں جواب آیا ہے وہ یہ ہے کہ:

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ تحریک استحقاق مقدمہ نمبر 203/12 مورخہ 15-06-12 بجرم 302،147،149 ت پ تھانہ سٹی بورے والا کے متعلق ہے۔ مقدمہ کے مختصر حالات اس طرح ہیں کہ مدعی مذمل حسین ولد رحمت علی قوم راجپوت سکنہ امجد ٹاؤن گلی نمبر 5 بورے والا نے ایک تحریری درخواست دی کہ وہ گلی نمبر 5 امجد ٹاؤن بورے والا کا سکونتی ہے۔ اس کے والدین وفات پا چکے ہیں۔ اس کے ہمراہ برادرم فہد حسین ولد رحمت علی قوم راجپوت ایک ہی گھر میں رہے ہیں۔ مورخہ 15-06-12 بوقت ساڑھے 12 تقریباً ایک بجے دن وہ اور برادرم گھر سے باہر بارات ارشد و غلام

مصطفیٰ پسران محمد حسین اقوام راجپوت بھٹی ساکنان چک نمبرEB/ 571 سنہری والا کی آواز سن کر آیا تو دیکھا کہ مسمی غلام عباس کے ہاتھ میں کافی مقدار میں گولہ بارود موجود تھا۔ مسمیان محمد صدیق، بشارت علی ولد سراجدین، نذیر احمد، عامر، محمد شعبان، بشارت علی ولد مختار احمد، اعجاز، ارشد، محمد حنیف، غلام رسول اور محمد ادریس آتش بازی گولہ بارود بہیمانہ انداز سے چلا رہے تھے۔ اس نے ہمراہ گواہان ودیگر معززین دونوں دلہاارشد وغلام مصطفیٰ پسران محمد حسین اور مسمی محمد حسین ولد ارشد وغیرہ سے کہا کہ مسمیان محمد صدیق وغیرہ کو آتش بازی چلانے سے منع کریں کیونکہ جانی نقصان کا خطرہ ہے۔ منع کرنے پر ارشد وغیرہ نے برا منایا۔ مسمی غلام عباس ولد محمد رمضان قوم تیلی سکنہ EB/ 571 سنہری والا جس کے ہاتھ میں کافی مقدار میں گولہ بارود تھا اس نے تمام گولہ بارود کو آگ لگا کر سائل و برادرم فہد حسین ودیگر مجمع کی طرف چھوڑ دیا۔ گولہ بارود برادرم فہد حسین کے سینے کے نیچے لگا جس پر برادرم خون میں لت پت نیچے گرا اور زخموں کی تاب نہ لاکر موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ موقع پر کافی افراد متاثر ہوئے فہد حسین برادرم کو ہمراہ گواہان اور دیگر اہل محلہ فوری طور پر ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا لے گئے جہاں پر موجود میڈیکل آفیسر نے فہد حسین کی موت کی تصدیق کر دی جس پر مقدمہ مندرجہ بالا درج رجسٹرڈ ہوا۔ وقوعہ بالا کی اطلاع پا کر ڈی ایس پی /ایس ڈی پی او مظہر احمد وٹو موقع پر پہنچا تو وہاں سردار خالد سلیم بھٹی صاحب ایم پی اے کو موجود نہ پایا۔ ڈی ایس پی /ایس ڈی پی او مظہر احمد وٹو اور سردار خالد سلیم بھٹی ایم پی اے صاحب کا آمنا سامنا ہوا، ان کے درمیان کسی قسم کے مذاکرات ہوئے اور نہ ہی کوئی بات چیت ہوئی لہذا یہ غلط ہے کہ مظہر احمد وٹو ڈی ایس پی بورے والا نے لوگوں کے سامنے ایم پی اے صاحب سے گستاخانہ لہجے میں بات کی، یہ بھی غلط ہے کہ پولیس نے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا، یہ بھی غلط ہے کہ پولیس کی نفری دلہن کے کمرے میں داخل ہوئی اور وہاں کی تلاشی لی، یہ بھی غلط ہے کہ ڈی ایس پی مظہر احمد وٹو اور شاہد عباس انسپکٹر نے ایم پی اے صاحب کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اور ایم پی اے صاحب کے ساتھ گستاخانہ روّیے میں مخاطب ہوئے۔ تفتیش مقدمہ ہذا جاری ہے مدعی و گواہان وقوعہ نے اپنے اپنے بیان حلفی بھی دیئے ہیں جن کو مسل کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ملزمان کے کردار کا تعین کیا جا رہا ہے۔ تفتیش مقدمہ میرٹ پر کی جا رہی ہے جلد از جلد اصل ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے مقدمہ کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔ تحریک استحقاق عنوان بالا میں لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں۔ یہ جواب ان کی طرف سے آیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی کہانی سن لی ہے لیکن بات تو یہ ہے کہ معزز ممبر کو انہوں نے جو کہا وہ آپ کے علم میں لائے ہیں۔ آپ خود بھی ایک وکیل ہیں آپ کو بھی معلوم ہے کہ کوئی بات جب statement at bar ہو تو اس پر کورٹ کیا کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ جواب ان کی طرف سے آیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا میں معزز ممبر سے یہ کہوں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا ہے کہ محکمہ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ کیا کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ نے جو خواتین بائیکاٹ پر تھیں انہیں بلانے کے لئے ہمیں بھیجا تھا۔ میری ان سے بات چیت ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ایک genuine ground پر احتجاج کیا کہ آج خواتین کے role کے بارے میں press میں بہت کچھ آ رہا ہے اور چینلز پر آ رہا ہے۔ ان خواتین نے جو احتجاج کیا ہے وہ ایک خاص خاتون کے بارے میں کیا ہے کہ ان کی زیادتی کی وجہ سے ہم سب کی بدنامی ہوئی ہے۔ آپ ان پر action لیں۔ بہر حال میں نے ان سے کہا کہ آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے سپیکر صاحب اس پر مناسب فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر: ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس کمیٹی کی میٹنگ آج ہونی تھی، میں ساڑھے نو بجے سے اپنے office میں بیٹھا ہوں۔ میں نے انتظار کیا کہ وہ تشریف لائیں لیکن وہ تشریف نہیں لائے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ہماری درخواست پر خواتین ایوان میں تشریف لے آئی ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی بہت مہربانی بہت شکریہ

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! اجلاس میں تحاریک استحقاق آتی ہیں اور جو بھی معزز ممبر تحریک پیش کرتا ہے اس میں ایک جملہ لکھا ہوتا ہے کہ میرا نہیں بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ہوتی ہے، وہاں کارروائی کے بعد پورے ایوان کو پوچھے بغیر یا اپنی مرضی سے اس بندے کو جس کے اوپر responsibility fix ہونی ہے، جس نے توہین کی ہوتی ہے نہ صرف ایک ممبر کی بلکہ ایک سسٹم کی توہین کی ہوتی ہے پورے ایوان کی توہین کی ہوتی ہے وہ بندہ خاموشی سے وہاں کمیٹی میں آتا ہے اور معذرت کرتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔ I think its not fair. ایک بندہ جو سسٹم کے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور ایک ممبر کی توہین کرتا ہے اب یہ تماشا بند ہونا چاہئے اور جو ممبر تحریک استحقاق لے کر آتے ہیں وہ یہ سوچ کر لائیں کہ اگر ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو پھر نیچے اس بندے سے bargaining کر کے معاف کر کے نہیں بھیجیں گے۔ اس کے بعد جب responsibility fix ہو، جب بھی اور جس شعبہ میں بھی responsibilities fix ہونا شروع ہوں گی تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ کسی کو زیادتی کرنے کی جرأت ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم responsibilities fix کریں، 65 سال سے اس ملک میں اور اس کے اداروں میں بربادی ہو رہی ہے اب ہر ایک کو اپنی حدود میں رہنا چاہئے اور میرے کسی معزز بھائی اور ساتھی ایم پی اے کے ساتھ بات کرتے ہوئے سرکاری ملازم کو یہ سوچنا چاہئے کہ:

He is a servant of the nation. He is not a ruler of the nation. I think its not fair.

میں اس پر as a political worker بڑا clear اور convince ہوں۔ آئندہ میں اپنے معزز بھائیوں کو بھی یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر تحریک استحقاق یہاں پر لاتی ہے تو پھر نیچے bargaining نہ کی جائے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ بڑی مہربانی۔ استحقاق کمیٹی اس ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل ہے۔ اس میں case پیش ہوتے ہیں اس کے بعد ان کی رپورٹ بھی ایوان میں پیش ہوتی ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! چودھری عبدالغفور صاحب نے بڑی خوبصورت اور منطقی بات کی ہے۔ اس ایوان میں ایک تحریک استحقاق آتی ہے اس کے بعد یہ ایوان اتنا متحرک ہو جاتا ہے کہ وہ تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے سپرد ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد کئی میٹنگز میں اس پر بات چیت ہوتی ہے۔ میں اس وقت ضابطے کی بات تو نہیں کر سکتا لیکن گزارش کر سکتا ہوں کہ کسی بھی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے اسمبلی کی اتنی involvement کے بعد جیسا کہ چودھری عبدالغفور صاحب نے کہا کہ system کی involvement کے بعد ممبر صوبائی اسمبلی کا استحقاق ختم ہونا چاہئے کہ وہ اپنے طور پر کسی کو معاف کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی تحاریک استحقاق غیر نتیجہ رہتی ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ چودھری عبدالغفور صاحب کی اس بات کو پذیرائی بخشیں اور اس پر کوئی موثر حکمت عملی طے ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈار صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں مظاہرے ہوتے رہتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ وزیر قانون ایک چٹھی جاری کریں اور آرڈر کریں کہ اگر مظاہرے کے دوران کسی کا فون آئے تو وہ ضرور فون attend کریں اور فوری طور پر action لیا جائے۔

جناب سپیکر: کیسی چٹھی؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آئی جی کو ایک چٹھی لکھی جائے اور آرڈر کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں سڑکوں پر جو مظاہرے ہوتے ہیں تو ہم لوگ جب پولیس والوں کو فون کرتے ہیں تو وہ موقع پر نہیں پہنچتے اس لئے بہتر یہ ہے کہ وزیر قانون فوری طور پر پولیس والوں کو ایک چٹھی جاری کریں جس میں ہدایت دی جائے کہ اگر کوئی پارلیمنٹیرین آپ کو call کرتا ہے تو فوری طور پر action لیا جائے اور اس کی ایک ایک کاپی تمام ممبران کو بھی بھیجی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے جو فرمایا ہے اس حوالے سے پہلے ہی ہدایات جاری ہیں کہ جب بھی کوئی ممبر کسی آفیسر کو فون کرے اور اگر وہ اس وقت کسی میٹنگ میں موجود ہیں تو فارغ ہو کر وہ آفیسر انہیں ring back کریں۔ اس کے علاوہ 15 کے حوالے سے بھی standing instructions ہیں۔ اس کی مزید بہتری کے لئے اگر آپ چاہتے ہیں تو ابھی وزیر قانون صاحب آئیں گے تو ان سے مشورہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو آرڈرز کئے گئے ہیں ان کی ایک ایک کاپی ہمیں بھی بھجوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ان کی تو call سننے کی بات ہے، ان کو کاپی کی کیا ضرورت ہے؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ایک ایک کاپی تمام ممبران اسمبلی کو دی جائے کہ یہ letter issue ہوا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جن کی ہے وہ suspend ہیں۔ دوسری تحریک التوائے کار 38/2012 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

مینٹل ہسپتال لاہور کا بند دروازہ مرمت نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے کہ بحوالہ اخباری خبر "فنڈز کا اعلان"، دماغی ہسپتال میں تعمیراتی کام شروع نہ ہو سکا، قدیم دروازہ تاریخی ورثہ قرار، معاملہ وزارت خزانہ اور آثار قدیمہ میں گھومنے لگا۔ یہ خبر حقائق پر مبنی نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ برائے دماغی امراض جو کہ جیل روڈ پر واقعہ ہے کے داخلی دروازے، اس سے ملحقہ عمارت اور سامنے والی دیوار کو قدیم اور تاریخی

اہمیت کا حامل ہونے کے باعث حکومت پنجاب محکمہ اطلاعات وثقافت و امور نوجوانان نے جولائی 2010 میں ایک آرڈیننس برائے خصوصی عمارات محفوظ 1985 کے تحت ایک محفوظ عمارت قرار دیا تھا۔ محکمہ آثار قدیمہ نے اس محفوظ عمارت بر مشتمل داخلی دروازہ ملحقہ عمارت اور سامنے والی دیوار کی فوری مرمت تزئین وآرائش اور اس کو اس کی اصلی حالت میں بحالی کے لئے 5.2 ملین کا ترمیمی تخمینہ تیار کر کے ہسپتال کی انتظامیہ Executive Director کو فنڈز کی فراہمی کے لئے جولائی 2011 کو بھجوایا جس سے انتظامیہ ہسپتال نے PC-I کی صورت میں محکمہ صحت کو باقاعدہ فنڈز کی منظوری کے لئے بھیجا۔ محکمہ صحت سے محکمہ آثار قدیمہ کو حتمی انتظامی منظوری 30۔دسمبر 2011 کو ملی۔ Executive Director PIMH کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ متعلقہ محکمہ جب تک تخمینہ منظور نہ کر دے اور انتظامی منظوری جاری نہ کر دے کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔ محکمہ آثار قدیمہ نے انتظامی منظوری اور فنڈز کی منظوری کے بعد طے شدہ طریقہ کے ذریعے ٹھیکیدار کو کام allot کر دیا گیا ہے اور کام جاری ہے۔ ہسپتال کے داخلی دروازے اور اس کی ملحقہ عمارت میں دماغی مریضوں یا ان کے لواحقین کے لئے کوئی شعبہ قائم نہیں لہذا دماغی مریضوں کا شدید اضطراب اور غم وغصہ ناقابل فہم ہے۔ داخلی دروازے کی مرمت کا کام رواں مالی سال کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کیا گیا اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار کے محرک بھی suspend ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 280/2012 محترمہ آمنہ الفت صاحبہ، محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ اور سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ کی جانب سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 291/2012 محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ اور انجینئر شہزاد الٰہی صاحب کی طرف سے ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 293/2012 کیا اس کا جواب آ گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن محرک نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 313/2012 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 336/2012

چودھری ظہیر الدین خان صاحب اور چیمہ صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 363/2012 جناب طاہر اقبال چودھری، ڈاکٹر سامیہ امجد، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ اور محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 617/2012 سید حسن مرتضٰی صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد شیخ صاحب کی تحاریک التوائے کار ہیں وہ suspend ہیں۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 632/2012 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری قانون!

نیو انار کلی لاہور میں واقع حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ کے مکان اور چلہ گاہ پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ بمطابق ریکارڈ پراپرٹی 138 واقع انار کلی لاہور برقبہ تعدادی 19 مرلہ پر مشتمل چلہ گاہ حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ، مسجد، قبور، دکانات و مکانات بذریعہ گزٹ نوٹیفکیشن نمبر 66/Auqaf (536(3) مورخہ 19۔اپریل 1961 محکمانہ تحویل میں لی گئی اور دکانات و مکانات کا قبضہ حاصل کرتے ہوئے موجودہ قابضین سے کرایہ وصول کرنا شروع کر دیا۔ شیخ محمد جہانگیر نامی شخص نے محکمانہ نوٹیفکیشن کے خلاف ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ ڈسٹرکٹ جج لاہور نے اپنا فیصلہ مورخہ 16-04-1970 کے تحت پراپرٹی مذکورہ کو غیر وقف قرار دے دیا۔ محکمہ اقاف نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ مورخہ 16-04-1970 کے خلاف لاہور ہائیکورٹ لاہور میں FAO No.99/1970 دائر کی جس کا فیصلہ مورخہ 08-07-1980 کے تحت عدالت عالیہ نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کو بحال رکھا۔ لاہور ہائیکورٹ لاہور کے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ اوقاف نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں سول پٹیشن نمبر 1410/1980 کے تحت اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلہ مورخہ 15۔نومبر 1980 کے تحت پراپرٹی مذکورہ کو وقف مقاصد کے زمرہ میں استعمال نہ ہونے کی وجہ سے غیر وقف قرار دے دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ مورخہ 15۔نومبر 1980 کی روشنی میں

چلہ گاہ حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ کو محکمانہ تحویل میں لئے جانے کی بابت جاری نوٹیفکیشن بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 66/Auqaf(536)3 مورخہ 80-12-24 واپس لے لیا گیا ہے اور پراپرٹی مذکورہ واگزار کرادی گئی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گی کہ واگزار تو کرالی گئی ہے لیکن وہاں مارکیٹ ویسے ہی موجود ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ آپ اس issue کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ اس پر کام ہوتا رہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے موجود ہیں۔ باقی انہوں نے ایک نئی بات کی ہے لہذا یہ نئے سرے سے تحریک التوائے کار دے دیں اُس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے جو پہلے تحریک التوائے کار پیش کی تھی اُس میں یہ بات نہیں کی جو ابھی کر رہی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ یہ نئی بات ہے اس لئے یہ نئے سرے سے تحریک لے آئیں اُس کے مطابق ہم جواب دے دیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ نئی بات کیسے بنتی ہے؟ یہ تحریک میں نے چھ مرتبہ جمع کرائی ہے پھر ایجنڈے پر آئی ہے۔ اب میں نئی بات تو نہیں کر رہی۔ اگر اس پر آپ نے کچھ کام کرنا ہے تو اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی کے سپرد کیسے کر دیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا مقصد یہاں آکر صرف پڑھ دینا نہیں تھا بلکہ اس پر کام کروانا ہے اور یہ کوئی اتنا غیر اہم معاملہ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس پر سپریم کورٹ کا آرڈر کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سیشن کورٹ پھر ہائیکورٹ کا آرڈر تھا اس کو انہوں نے غیر وقف قرار دیا ہے۔ اب محترمہ فرما رہی ہیں کہ وہاں پر قبضہ ہے تو اس حوالے سے اگر محترمہ چاہیں تو لاء منسٹر صاحب کے دفتر میں آ جائیں میں بھی اُدھر ہوں گا وہاں پر ہم اس پر بات کر لیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے غلط آرڈر نہیں دیا اور یہ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ یہ جواب غلط ہے۔ اس حوالے سے ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ نے جو بھی judgement دی ہے وہ اِن کو پڑھ کر بتاتی ہے۔ انہوں نے جو کہا تھا وہ اس کے برعکس ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر کورٹ کا آرڈر ہے تو اُس کے مطابق ہی عملدرآمد ہوگا۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو بعد میں آپ اس کو check کر لیجئے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 643/12 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔ اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں دو points raise کئے تھے کہ ڈویژنل پبلک سکول میں تعینات کی گئی پرنسپل کی عمر ساٹھ سال پوری ہو چکی ہے اور rules کے مطابق بھی ساٹھ سال عمر کی حد ہے۔ دوسرا میں نے شناختی کارڈ کی کاپی آپ کو اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بھی دے دی ہے جس کے مطابق وہ 27-03-2012 کو فارغ ہو چکی ہے مگر ابھی تک مذکورہ پرنسپل سیٹ پر براجمان ہے لہذا ڈی سی او صاحب کو حکم جاری کیا جائے کیونکہ شناختی کارڈ کے مطابق وہ اپنی عمر پوری کر چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں سردار خالد سلیم بھٹی صاحب سے گزارش کروں گا کہ اُن کی اس تحریک التوائے کار کو ہم آج ہی دوبارہ بھیج دیتے ہیں اور جلد ہی اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 694/12 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 726 ملک محمد عباس راں صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ مجھے کہہ کر گئے تھے لہذا اُن کی اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 727 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ اور محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ سیمل کامران suspend ہیں جبکہ محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 734/12 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لیکن آج میں نے انہیں ایوان میں دیکھا تھا۔ چلیں، میں اگلی تحریک التوائے کار کو take up کرتا ہوں تب تک آ گئے تو ٹھیک ہے ورنہ dispose of کر دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 735/12 رائے اعجاز حسین صاحب کی طرف سے ہے۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! انہوں نے pending کرنے کی گزارش کی ہے۔

جناب سپیکر: اس ایوان میں کھڑے ہو کر غلط بات کرنا اپنے آپ کے ساتھ اور اس ایوان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ رائے اعجاز صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ میاں طارق محمود صاحب ابھی تک نہیں آئے لہذا اُن کی تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی مطالبات زر برائے سال 2011-12 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈا پر ضمنی بجٹ برائے سال 2011-12 کے مطالباتِ زر پر بحث اور رائے شماری ہے۔ اس کے بعد گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2011-12 پیش کیا جائے گا۔ اس سے پہلے کہ ضمنی بجٹ برائے سال 2011-12 کے مطالباتِ زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کریں میں وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں کہ پہلے ضمنی بجٹ پر بحث کو wind up کریں۔

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبران اسمبلی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2011-12 پر بحث میں حصہ لیا اور اپنی مفید آراء سے ہمیں نوازا۔ اس معزز ایوان میں پیش کی جانے والی تجاویز اور آراء کو حکومت ہمیشہ سنجیدگی سے لیتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے ضمنی گرانٹ کو کم از کم رکھنے پر جو زور دیا گیا وہ financial management کے حوالے سے بہت ضروری ہے۔ جہاں تک ضمنی گرانٹ کے اجرا کے طریق کار کا تعلق ہے تو میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آئین پاکستان کی شق 124 کے تحت ضمنی بجٹ کے حوالے سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules کے مطابق دیکھ کر تقریر نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: وہ points لے رہے ہیں۔

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ بے شک معزز ممبر نے اعتراض کیا کہ میں تقریر پڑھ کر کر رہا ہوں اور مجھے بھی آج اس ایوان کا ممبر بنے 9 سال ہو گئے ہیں اور ہر دفعہ میں نے دیکھا کہ وزیر خزانہ یہاں پر اپنی wind up تقریر پڑھ کر کرتے ہیں۔ پچھلے سال کا بھی دیکھ لیں اور بے شک قومی اسمبلی اور دوسری اسمبلیوں میں بھی دیکھ لیں کہ پڑھ کر wind up speech کرتے ہیں۔ ایک روایت ہے چونکہ facts & figures ہوتے ہیں جس کے ربط کو برقرار رکھنے کے لئے پڑھ

کر کیا جاتا ہے۔ بہر حال یہاں پر سب سے زیادہ بات power generation of electricity کے حوالے سے کی گئی تو میں یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں اور اس کے بعد wind up speech میں بڑی تفصیل کے ساتھ یہ بتایا کہ کیا وجوہات ہیں کہ جن کی وجہ سے آج پنجاب میں بد ترین لوڈ شیڈنگ ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ آج جس شخص کی وجہ سے ملک میں بد ترین لوڈ شیڈنگ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس نے واپڈا کے محکمہ کو تباہ و برباد کر دیا، جو "راجہ رینٹل" کے نام سے کرپشن کا بادشاہ ہے۔ آج انہوں نے اس شخص کو اس ملک کا حکمران بنا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستانی عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے کہ جو شخص واپڈا کا محکمہ نہیں چلا سکا تو وہ اس ملک کو کیسے چلائے گا؟ اس کے علاوہ تعلیم و صحت کے شعبوں پر بات کی گئی۔ ہم نے ہر سال کی طرح اس سال کے بجٹ میں increase کیا۔ میں یہ واضح کر دینا۔۔۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم point out ہوا ہے اس لئے گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ضمنی مطالبات زر برائے سال 12-2011 پر بحث اور رائے شماری

(۔۔۔جاری)

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ضمنی گرانٹس کے اجراء کے حوالے سے بعض ممبران اسمبلی نے حکومت پنجاب کے اختیار کردہ طریق کار اور اس کی قانونی حیثیت کی طرف اشارہ کیا۔ یہ تمام خدشات قطعاً بے بنیاد ہیں۔ مالی سال 12-2011 میں مالی اخراجات کے حوالے سے جو ضمنی گرانٹس جاری کی گئیں وہ آئین پاکستان کی شق 124 کے عین

مطابق اور انتہائی ناگزیر حالات کے مدنظر عمل میں لائی گئیں چنانچہ ان کی آئندہ اور قانونی حیثیت مسلمہ ہے۔مالی سال2011-12میں جاری اخراجات۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!منسٹر صاحب پھر دیکھ کر پڑھ رہے ہیں اور یہ پوائنٹس نہیں ہیں۔

جناب سپیکر:نولاٹیا صاحب!تشریف رکھیں کیونکہ Rule 202 is applicable here۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!میں اب وہ figures بتانے لگا ہوں۔میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور wind up speech کے بارے میں دیکھ کر آیا ہوں کہ ہمیشہ wind up speech پڑھ کر کی جاتی ہے اور اب میں figures quote کر رہا ہوں کہ مالی سال 2011-12میں جاری اخراجات کا کل تخمینہ 434۔ارب75کروڑ روپے لگایا گیا تاہم دوران مالی سال پیش آنے والے بعض معروضی حالات جس میں تنخواہوں اور پنشنز میں اضافہ،ڈینگی جیسی وبائی آفت سے نپٹنا اور سیلاب سے متاثرہ عوام میں وطن کارڈز کے ذریعے بقیہ رقم کی ادائیگی کے لئے ضمنی گرانٹس جاری کرنا پڑیں۔اسی طرح ضلعی حکومتوں کو بھی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کو accommodate کرنے کے لئے ضمنی گرانٹس جاری کی گئیں تاہم اس کے باوجود رواں مالی سال کے جاری اخراجات 467۔ارب 99کروڑ32لاکھ36ہزار روپے تک محدود کئے گئے۔مجموعی طور پر جاری اخراجات میں سے یہ اضافہ 33۔ارب24کروڑ 34 لاکھ 18ہزار روپے کا ہے جبکہ ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2011-12کا حجم 57۔ارب14کروڑ66لاکھ 27ہزار روپے ہے۔میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ضمنی گرانٹس میں دی گئیں رقوم میں سے23۔ارب90کروڑ روپے حکومت نے مختلف مدات میں بچت کرکے ادا کئے۔

جناب سپیکر!میں آخر میں بجٹ پر تفصیلی بحث اور مفید تجاویز دینے پر تمام معزز ممبران اسمبلی کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔حکومت پنجاب نے ان تجاویز کو کھلے دل سے قبول کیا ہے اور آئندہ مالی سال میں بھی اس معزز ایوان کی تجویز کردہ ترجیحات کو مدنظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کے تمام ملازمین کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ اجلاس کی تیاری اور اس بجٹ اجلاس کے دوران انتھک محنت کی جس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے بطور اعزازیہ ان تمام ملازمین کے لئے ایک ماہ کی اضافی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں آخر میں اپنے صحافی بہن بھائیوں کا بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ اجلاس کی تمام کارروائی کو عوام تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات کو ختم کروں گا جو میرے قائد اکثر کہتے ہیں:

جب اپنا قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے راستہ وہیں سے نکلے گا
وطن کی مٹی ذرا ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے کہ پانی یہیں سے نکلے گا

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد۔ شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ مہربانی کرکے تشریف رکھیں کیونکہ میں یہ رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کے لئے floor دے رہا ہوں اور اس کے بعد آپ کو floor دیا جائے گا۔ جب تک آپ سپیکر کی بات نہیں مانیں گے اُس وقت تک آپ کی بات نہیں سنی جائے گی۔ آپ تشریف رکھیں۔ رانا محمد ارشد مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 5037 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

نشان زدہ سوال نمبر 5037 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔جولائی 2012 تک توسیع کردی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر 5037 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔جولائی 2012 تک توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر 5037 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔جولائی 2012 تک توسیع کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1774/11، جعلی پیروں کی مبینہ مجرمانہ سرگرمیوں کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Ms Azma Zahid Bukhari, MPA (W-342) regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Ms Azma Zahid Bukhari, MPA (W-342) regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Ms Azma Zahid Bukhari, MPA (W-342) regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج انہوں نے 57۔ارب روپے کی illegitimate spending جن کی ہم نے اجازت دی اور انہوں نے وہ خرچ کر دیا، اِس کی وضاحت کرنے کے لئے اُن کے پاس صرف پانچ منٹ تھے جس میں انہوں نے بتانا تھا کہ ہم نے غیر قانونی طور پر 57۔ارب روپیہ کیسے خرچ کیا ہے۔ آخر میں شعر پڑھ کر یہ کہا کہ اسی طریقے سے ہم پنجاب کو develop کریں گے۔ میں ان کو اور وزیر اعلیٰ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ وہ 57۔ارب روپے کے غیر قانونی اخراجات کے تحت صوبے کو develop کرنا چاہتے ہیں۔ شکریہ

ضمنی مطالبات زر برائے سال12-2011 پر بحث اور رائے شماری

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری۔ اب ہم ضمنی بجٹ برائے سال12-2011 کے مطالبات زر کو زیر غور لاتے ہیں۔ سال12-2011 کے ضمنی بجٹ میں مطالبات کی تعداد 42 ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے ہوا ہے 42 مطالبات زر میں سے 2 مطالبات زر پر حسب ذیل ترتیب سے cut motions پیش کی جائیں گی۔ مطالبہ نمبر 12 صحت عامہ اور مطالبہ نمبر 6 آبپاشی بحالی واراضی۔ Cut Motion کے ذریعے ضمنی مطالبات زر پر کارروائی ایک بجے تک جاری رہے گی باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 12 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 12

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! پہلے میں معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ یہ آرٹیکل 124 کو پڑھ کر دیکھیں کہ ہم نے ٹھیک طریقے سے expenditure کیا یا نہیں؟ میرے پاس اس کی پوری detail ہے لیکن میں پڑھنا نہیں چاہوں گا کیونکہ اس میں اس ایوان کا ٹائم ضائع ہو گا۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 31 کروڑ 81 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 31 کروڑ 81 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے

مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 12 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل ممبران کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ راجہ ریاض احمد، میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل، چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ)، چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا، مخدوم محمد ارتضیٰ، لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان، راجہ طارق کیانی، جناب شاہان ملک، چودھری محمد اویس اسلم مڈھانہ، جناب اعجاز احمد کاہلوں، سردار کامل گجر، رانا منور حسین، حاجی لیاقت علی، میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا، رائے محمد شاہجہان خان، ملک شمشیر حیدر وٹو، جناب قاسم ضیاء، سید حسن مرتضیٰ، حاجی محمد اسحاق، محترمہ نیلم جبار چودھری، چودھری محمد طارق گجر، جناب محمد ارقم خان، جناب قیصر اقبال سندھو، چودھری ذوالفقار علی بھنڈر، ملک فیاض احمد، جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب طارق محمود ساہی، جناب آصف بشیر بھاگٹ، جناب وسیم افضل گوندل، جناب طارق محمود علوآنہ، چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)، جناب تنویر الاسلام، جناب غلام حبیب اعوان، جناب فاروق یوسف گھرکی، جناب محمد جاوید بھٹی، جناب شاہجہان احمد بھٹی، سید ابرار حسین شاہ، رائے محمد اسلم خان، ملک اختر حسین نول، چودھری احمد علی ٹولو، سردار محمد حسین ڈوگر، جناب امجد علی میو، محترمہ نرگس فیض ملک، محترمہ آصفہ فاروقی، محترمہ کشور قیوم، صاحبزادی نرگس ظفر، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ فوزیہ بہرام، محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ساجدہ میر، محترمہ نرگس پروین اعوان، محترمہ سفینہ صائمہ کھر، محترمہ رفعت سلطانہ ڈار، چودھری ظہیر الدین خان، چودھری عامر سلطانہ چیمہ، چودھری عبداللہ یوسف، کرنل (ریٹائرڈ)محمد عباس چودھری، جناب محمد یار ہراج، جناب خرم نواب، ملک اقبال احمد لنگڑیال، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، جناب ظفر ذوالقرنین ساہی، جناب طاہر اقبال چودھری، میاں شفیع محمد، سردار عامر طلال گوپانگ، ڈاکٹر محمد افضل، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب احسان الحق چودھری، سردار محمد خان لغاری، ڈاکٹر سامیہ امجد، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ خدیجہ عمر، سیدہ ماجدہ زیدی، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ انبساط حامد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ حمیرا اویس شاہد، انجینئر شہزادالہیٰ اور جناب منور حسین منج۔جی، کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"31کروڑ81لاکھ 24ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر12

"صحت عامہ" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"31کروڑ81لاکھ 24ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر12

"صحت عامہ" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو ذمہ داری یہ دی گئی تھی کہ پبلک کی ہیلتھ کو بہتر کرنے کے لئے پورے صوبہ کو ٹارگٹ کرکے آبادی اور پسماندگی کی بنیاد پر خیال رکھے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ اس کے لئے بنایا گیا تھا کہ اس کو ان تمام factors کی بنیاد پر پبلک ہیلتھ کا خیال رکھا جانا چاہئے تھا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ 95 فیصد یہ محکمہ صرف لاہور کی پبلک ہیلتھ کو بہتر کرنے کے لئے کام کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اگر لاہور کی پبلک ہیلتھ بہتر کر دی جائے تو شاید پورے پنجاب کی پبلک ہیلتھ بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ رقم جو انہوں نے مانگی ہے اگر اس کی utilization کو چیک کریں تو more than 90 percent اس کی جو releases and expenditures ہیں وہ لاہور based ہیں اور اس میں باقی 35 اضلاع کو ignore کیا گیا ہے۔ میں ضلع مظفرگڑھ کی ان واٹر سپلائی سکیموں کا جائزہ لینا چاہوں گا جو کہ کم از کم میرے حلقے کے اندر 70 واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں 60 سے زیادہ بند پڑی ہوئی ہیں، چند روپے ان کی maintenance پر لگتے ہیں اور کچھ رقم وہ ہے جو لوکل گورنمنٹ نے collect تو کر لی ہے لیکن وہ رقم ڈیپارٹمنٹ کو جمع نہ کرانے کی وجہ سے ساری کی ساری سکیمیں بند پڑی ہوئی ہیں۔ یہ اعزاز ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب کو جاتا ہے کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کی تمام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی رقوم کو جاری کرتے وقت جنوبی پنجاب کے ضلع مظفرگڑھ، راجن پور، رحیم یار خان اور بہاولپور نام لکھا لیکن جب ان کو releases کا وقت آیا تو ان کی releases پر cut لگا کر لاہور شہر کی

سکیموں کو update کرنے پر خرچ کر دیا گیا جس کی بہت ساری مثالیں لاہور کے اندر ایم ڈی اے سٹی، لوکل گورنمنٹ کے فنڈز اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے فنڈز ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹرز صاحبان! آپ مہربانی کریں، آپ نے بات کا جواب دینا ہوتا ہے۔ listen be carefully.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ بھکر، پاکپتن یا ناروال چلے جائیں تو محسوس یہ ہوتا ہے کہ شاید پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا ڈیپارٹمنٹ صرف لاہور شہر کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کسی بھی ضلع میں اس کے اندر رقم خرچ نہیں کی جاتی۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ بیس بیس سال سے جو واٹر سپلائی سکیمیں بند ہیں ان کی مثالیں بھی ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ کے اندر موجود ہیں جن کو operative حالت میں نہیں لایا جاتا۔ اب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے ملتے جلتے چھ سات ایسے ڈیپارٹمنٹ ہیں جو انہوں نے لاہور شہر کی beautification and sanitation اور لاہور شہر کو خوبصورت کرنے کے لئے بنائے ہیں۔ یہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے بالکل parallel، ایل ڈی اے کے چند شعبے بھی لاہور کی صفائی کے ساتھ مختص کئے ہیں، واسا بھی یہی کام کرتا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ Lahore walled city کے تحت بھی ایک portion عوام الناس کی صحت کو بہتر کرنے کے لئے صفائی کے معاملات کو deal کرتا ہے، انہوں نے ان کے ہوتے ہوئے بھی PHA کا ڈیپارٹمنٹ بنایا ہے۔ اب صرف پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رقم کو فقط لاہور کے لئے استعمال کرنے پر میں انہیں کہتا ہوں کہ یا تو یہ وزیراعلیٰ لاہور ہیں اور اگر یہ وزیراعلیٰ پنجاب ہیں تو خدا را ان فنڈز کی تقسیم کو زیادہ rationalize کر دیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ:

یہ رقم 31 کروڑ 81 لاکھ 24 ہزار روپے جو انہوں نے مانگی ہے اسے کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ شکریہ

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے علاوہ اور بھی صاحب بات کریں گے؟

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! جو ہوں گے وہ آپ کے سامنے آجائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک خاص نکتہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اگر پنجاب کا کوئی مستقل وزیر خزانہ ہوتا تو وہ ان excess expenditures پر نظر رکھتا اور اس کا چوکیدارہ کرتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Be relevant.

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! میں ادھر آ رہا ہوں۔ یہ 31 کروڑ روپے جو اس مد میں دیئے گئے ہیں اگر ان کے expenditures کو غور سے پڑھیں تو یہ salaries, اور allowances کے سلسلے میں رکھے ہیں اور ان کے وہ جو ملازمین مر جاتے ہیں ان کے لئے رکھے ہیں۔ آپ کے پاس ایک متعلقہ Head ہے آپ کے پاس miscellaneous اور Pensions کا head ہے اور آپ کے پاس متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے heads ہیں۔ وہ excess expenditures جو چھپائے جاتے ہیں، یہ سارے کے سارے non expenditures ہیں اور یہ ان ملازمین کے لئے چھوڑے گئے ہیں، اس بیوروکریسی پنجاب کے چھوڑے گئے ہیں جن کے متعلقہ Heads کے non development funds کی الاٹمنٹ ہوتی ہے اس کو ڈکارنے کے بعد بھی ان کا معدہ پورا نہیں ہوتا ہے پھر ادھر ادھر ہاتھ مارے جاتے ہیں ہم کیونکر non developmental expenditures کو بڑھا رہے ہیں اور developmental expenditures space گھٹائے جا رہے ہیں؟ آپ نے اس سال 220۔ارب روپے کا developmental funds رکھا تھا اور کم کر کے 168۔ارب روپے مقرر کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر حکومت کی کوئی financial management ہوتی، ان کا کوئی مستقل وزیر خزانہ ہوتا جن کی اس چیز پر نظر ہوتی کہ یہ expenses بڑھ رہے ہیں اور ہم اپنی developmental space کو گھٹائے جا رہے ہیں، کیا وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ ساری ministries کا چارج اپنے پاس رکھ کر ایک ایک head کا مطالعہ کرتے ہیں، کیا ان کی کوئی ایسی ٹیم ہے جو financial management پر توجہ دیتی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ ایک ایک head بھرا پڑا ہے لیکن آپ کے پاس ٹائم کی قلت ہے۔ سارے کا سارا non developmental expenditure بڑھایا گیا ہے اور پنجاب کے مستقبل کو داؤ پر لگایا گیا ہے۔ میں یہ stress کرتا ہوں کہ ایک مستقل وزیر خزانہ لگایا جائے جو پنجاب کے مالی معاملات کو مستقل دیکھے اور non developmental expenditures کو گھٹا کے developmental space کو بڑھایا جائے تاکہ پنجاب کی عوام کو

ریلیف مل سکے اور پنجاب کی عوام development دیکھ سکے۔ باغ جناح کو بار بار گرانٹ دی جاتی ہے شاید اس بجٹ کا کوئی head ہوگا جس میں لاہور کے non developmental expenditures کو نہیں چھپایا گیا؟ اس لئے جنوبی پنجاب کے رورل ایریا کے عوام بھی پنجاب کی عوام ہیں۔ خدارا ان کے لئے developmental space کو بڑھا کر کچھ چھوڑا جائے تاکہ وہ آشنا ہو سکیں کہ ترقی کیا ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جو slogan لگاتے ہیں یہ ان کی اور ان کی بیوروکریسی کی شاہ خرچیاں آپ کے سامنے ہیں ان پر غور فرمایئے اور ہمیں تو اس پر آپ کی ruling چاہئے کہ پنجاب کا ایک مستقل وزیر خزانہ لگایا جائے تاکہ یہ جو ٹیکسز یعنی GST اور لینڈ ریونیو کی صورت میں خون نچوڑا جاتا ہے اس طرح نہ ہو۔ کاش! یہ اربوں اور کروڑوں روپے آپ نے جو پنجاب کے عوام کے ان سیکٹر پر لگائے، آپ نے یہ پیسے لائیو سٹاک کے لئے مانگے ہوتے، آپ نے ایگریکلچر میں مانگے ہوتے، ڈیری ڈویلپمنٹ میں مانگے ہوتے یا آپ نے یہ پیسے farm to market roads کے لئے مانگے ہوتے تو ہم خوش دلی سے ان کو قبول کرتے اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ متعلقہ head کو کاٹ کر ایک روپیہ کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی، اور کوئی صاحب اس پر بولنا چاہیں گے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب! آپ نے oppose کیا ہے، جواب دیجئے گا۔

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پبلک ہیلتھ کے حوالے سے بات کی ہے تو میں بتاتا ہوں یہ supplementary grants میں 12 percent of total budget release کیا گیا اور اس میں 5 بلین روپے پورے پنجاب کے لئے equally spread ہے۔ انہوں نے specifically کہا کہ یہ لاہور کے لئے ہے ایسا نہیں ہے بلکہ اس کی spending، تمام اضلاع کو allocate کیا جاتا ہے اور اس میں ان کے تمام اخراجات شامل ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

31 کروڑ 81 لاکھ 24 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر 12 "صحت عامہ" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 31 کروڑ، 81 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 6 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 6

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 14 کروڑ، 65 لاکھ، 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 14 کروڑ، 65 لاکھ، 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 6 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل ممبران کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

راجہ ریاض احمد، میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل، چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)، چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا، مخدوم محمد ارتضیٰ، محترمہ روبینہ شاہین وٹو صاحبہ، جناب محمد اشرف خان سوہنا، جناب محمد عثمان بھٹی، ملک محمد عامر ڈوگر، سید ناظم حسین شاہ، جناب احمد حسین ڈیہر صاحب،

ملک محمد عباس راں، ڈاکٹر محمد اختر ملک، جناب محمد عامر غنی مرال، سید احمد مجتبیٰ گیلانی، میاں محمد شفیق ارائیں، جناب محمد اکرم خان کانجو، رانا اعجاز احمد نون، جناب عباس ظفر ہراج، جناب نشاط احمد خان ڈاہا، رانا بابر حسین ،جناب محمد جمیل شاہ،جناب محمد حفیظ اختر چودھری ،جناب شہزاد سعید چیمہ ، چودھری فیاض احمد وڑائچ، سردار خالد سلیم بھٹی، جناب شہر یار علی خان، ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال، سردار محمد خان لکھچی، سردار اطہر حسن خان گورچانی، سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ملک بلال احمد کھر، مہر ارشاد احمد خان سیال، سردار شہزاد رسول خان جتوئی، رائے صفدر عباس بھٹی، جناب افتخار علی کھیتران عرف بابر خان، صاحبزادہ محمد غزین عباسی، جناب شاہ رخ ملک، جناب محمد طارق امین ہوتیانہ، میاں محمد علی لالیکا، سردار محمد افضل تتلا، جناب غضنفر علی خان، کرنل (ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد، میاں محمد اسلم ایڈووکیٹ، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، سید عبدالقادر گیلانی، رئیس ابراہیم خلیل احمد، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ رعنا رضوی، محترمہ ثمینہ نوید(ایڈوکیٹ)، جناب پرویز رفیق، جناب طاہر نوید، چودھری ظہیر الدین خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، چودھری عبداللہ یوسف، کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس چودھری، محمد یار ہراج صاحب، جناب خرم نواب، ملک اقبال احمد لنگڑیال، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، جناب ظفر ذوالقرنین ساہی، جناب طاہر اقبال چودھری، میاں شفیع محمد ، سردار عامر طلال گوپانگ ، ڈاکٹر محمد افضل، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب احسان الحق چودھری، سردار محمد خان لغاری، سردار محمد یوسف خان لغاری، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ خدیجہ عمر، سیدہ ماجدہ زیدی، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ انبساط حامد ، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ قمر عامر چودھری ، محترمہ حمیرا اویس شاہد، انجینئر شہزاد الٰہی، جناب منور حسین منج۔ جی، کٹوتی کی تحریک کون پیش کرے گا؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ارب 14 کروڑ 65 لاکھ 63 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 6 "آبپاشی وبحالی اراضی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ارب 14 کروڑ 65 لاکھ 63 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 6 "آبپاشی وبحالی اراضی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR AGRICULTURE/ IRRIGATION AND POWER (Malik Ahmad Ali Aulakh): Sir, I oppose.

جناب سپیکر: opposed کیا گیا ہے۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ضمنی گرانٹس دینے کے لئے Financial Book کے Rule No. 4 کے اندر وضاحت یہ کی گئی ہے کہ آپ کو وہ مجبوری بتانا ہوتی ہے کہ ایک سال پہلے جب Irrigation Department کے لئے allocations مانگ رہے تھے تو اس وقت یہ مجبوری، یہ بات سامنے کیوں نہ تھی، مثال کے طور پر اگر سیلاب آجائے تو اس صورت میں اگر کوئی رقم لگانی پڑ جائے تو اس کو ضمنی گرانٹس کے اندر دیا جا سکتا ہے یا کسی نہر کے اندر بہت بڑا شگاف پڑ جائے تو ظاہر ہے سال پہلے اس کو estimate نہیں کیا جا سکتا کہ یہ شگاف پڑنا ہے اس کے لئے اس کی رقم رکھی جانی چاہئے تو ضمنی گرانٹس میں اگر Irrigation کے لئے پیسے رکھے جائیں تو اس کی بات سمجھ آتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ Financial Book کے Rule No. 4 کے اندر بڑی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر آپ نے کوئی رقم ضمنی گرانٹس کے طور پر کسی محکمہ کو دی ہے تو وہ رقم earliest available session گرانٹ میں پیش کرنا ضروری ہوتی ہے کہ یہ وہ رقم ہے جو ہمیں allocate نہیں ہوئی یا اسمبلی نے منظور نہیں کی، ہمیں اس کی ضرورت ہے، یہ آپ ہمیں دے دیں، ہم اس کو Irrigation Department پر لگانا چاہتے ہیں تو جو cut نہروں کے اندر جولائی اور اگست کے اندر لگے تھے اور جولائی اور اگست کے اندر رقم issue کی گئی تھی جو ستمبر اور اکتوبر کے اندر لگا دی گئی تھی اب اس کی منظوری کے لئے ہمارے محترم وزیر خزانہ کو نومبر اور دسمبر میں اس ایوان کے اندر آنا چاہئے تھا نہ کہ 47-ارب روپے کی ایک خطیر رقم پورے سال کے اندر اکٹھا کر کے تو بجٹ کے اندر [******]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو [******] حذف کر دیا جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: یہ وہ illegitimate expenditures ہیں جن کی اسمبلی نے ہمیں منظوری نہ دی تھی لیکن ہم ان کو خرچ کر چکے ہیں لہذا اس کی approval دے دی جائے۔ اس میں مجبوری کی حالت میں جو اخراجات ہوتے ہیں یقیناً وہ ایک محکمے کے لئے ڈیڑھ ارب یا سوا ارب روپے کے

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قریب نہیں ہوتے مجبوری کی حالت میں جو expenditures ہوتے ہیں وہ ممکن ہے کہ چند لاکھ یا چند کروڑ روپے ہوں تو فنانس منسٹر کو تو میں اس لئے قصور وار نہیں ٹھہرا [*********] اس لئے ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔ آپ مہذب آدمی ہیں زبان کا اچھے طریقے سے استعمال کریں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! newly appointed کہہ لیں، [*********] لیکن newly appointed Finance Minister تو کہا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کہا جا سکتا ہے۔ newly appointed ٹھیک ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایک ارب 14 کروڑ روپے کی رقم کا تعین یہ کیسے کرتے ہیں کہ جب یہ بجٹ بنتا ہے تو ایسی تجاویز ان کو جو پتا ہوتا ہے کہ اسمبلی کے اندر زیر بحث آئیں گی، تنقید کا نشانہ بنیں گی تو محکمہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ آپ یہ بجٹ allocate نہ کریں۔ جونہی بجٹ پاس ہو جائے گا چند دِنوں کے بعد یہ کام کر لیں اور ضمنی بجٹ کے اندر آپ کو منظوری دے دی جائے گی۔ میں ایک بات کی وضاحت کرکے اجازت چاہوں گا کہ کالا باغ ڈیم نہ بننے کی وجہ سے ملک اور صوبے کے اندر پانی کی شدید قلت ہے۔ جب اٹھارہویں ترمیم منظور ہو رہی تھی تو پیپلز پارٹی جو کہ ہماری پارٹی ہے، اس نے کالا باغ ڈیم کی مخالفت کی، اٹھارہویں ترمیم کے اندر ایک شق یہ رکھی گئی کہ جب تک چاروں صوبے منظوری نہیں دے دیتے اس وقت تک کوئی mega project نہیں بن سکتا۔ اس وقت ہمارے صوبہ پنجاب کی لیڈر شپ نے تیسری دفعہ وزیراعظم بننے والی شق پر زور دیا کالا باغ ڈیم بنانے کے لئے باقی federation کے units پر زور نہ دیا۔

جناب سپیکر: آپ اپنے آپ کو cut motion پر confine کریں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! کالا باغ ڈیم کے نہ بننے کی وجہ سے زراعت، لوڈشیڈنگ، بجلی کی قلت جیسے مسائل کا سامنا ہے اور ملک کے اندر اتنی بڑی بربادی ہے۔ پانی کے لئے جس بڑے mega project کالا باغ ڈیم کی ضرورت ہے اگر وہ نہ بنایا گیا تو یقین کیجئے پنجاب کا

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

نہری نظام جو دنیا کے بہت بڑے نظاموں میں سے ایک ہے اس پر اربوں روپے لگانے کا شاید کوئی فائدہ نہ ہو اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک ارب 14 کروڑ 65 لاکھ 63 ہزار کی جو رقم ہے اس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب والا! یہ طے ہوا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں جب put question ہو رہا ہو اس وقت point of order نہیں ہو سکتا۔ اب میں put question کرنے لگا ہوں۔ اگر وزیر موصوف نے اس کا جواب دینا ہے تو ان کی طرف چٹ بھیج دیں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ آبپاشی کی رقم منظور نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو suggest کیا ہے کالا باغ ڈیم بننا چاہئے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے۔۔۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! میں ادھر ہی آ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پاکستان کا جو نہری نظام ہے یہ دنیا کا ایک انوکھا نہری نظام ہے by gravity دریا چل رہے ہیں تین دریا تو ہندوستان میں چلے گئے باقی تین دریا چناب، جہلم اور سندھ پاکستان کے پاس ہیں۔ By gravity جو ایک نہری نظام ہے 23 ہزار میل لمبی نہریں 2100 ملین ایکڑ رقبے کو سیراب کرتی ہیں۔ 2 کروڑ 10 لاکھ ایکڑ رقبہ کو جو نہریں سیراب کر رہی ہیں ان کی لمبائی 23 ہزار کلو میٹر ہے۔ ہمارے لئے تو یہ بہت ہی قیمتی چیز ہے، برائے نام آبیانہ ہے جو فی ایکڑ صرف 135 روپے بنتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پانی ایک ایسی ضرورت ہے جس طرح کسی انسان کے جسم میں چلتا ہوا خون ہو، اگر خون رک جائے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اگر پانی نہ ہو تو اس کے بغیر زراعت ناممکن ہے۔ اس وقت پانی کے لئے جو بڑا source ہے وہ یہی نہری نظام ہے اور یہ دریا ہمارے قیمتی assets ہیں۔ جہاں تک چودھری صاحب نے کالا باغ ڈیم کی بات کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ 7۔ مارچ کو تربیلا ڈیم dead level پر چلا گیا اور 10۔ مارچ کو منگلا ڈیم بھی dead level پر چلا

گیا، ہمارا جو تربیلا ڈیم کا lowest level ہے وہ 1378 feet ہے۔ یہ dead level تک پہنچ گیا تھا جس کی وجہ سے پانی کی شدید قلت پیدا ہو گئی اور پچاس فیصد پانی کم ہو گیا۔ 15۔ جون کو دریائے سندھ سے 86 ہزار کیوسک پانی آ رہا تھا اور اسی عرصہ میں گزشتہ سال ایک لاکھ 57 ہزار کیوسک پانی آ رہا تھا۔ جہاں تک چودھری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہماری حکومت کو چار پانچ سال ملے ہیں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کے پاس اس کا اختیار نہیں ہے، صوبائی حکومت پانچ ہزار کیوسک سے زیادہ storage نہیں کر سکتی اور بڑے بڑے ڈیم بنانے کا اختیار فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے۔ دوسرا میں اس کی یہ وضاحت بھی کر دوں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد اس کے اختیارات صوبائی حکومت کو منتقل نہیں ہوئے۔ اس وقت جو صورتحال ہے وہ یہ ہے کہ تین ماہ میں پانی اتنا زیادہ آتا ہے کہ 35 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں چلا جاتا ہے جو کہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی storage نہیں ہے 1967 میں منگلا ڈیم بنا تھا اور 1976 میں تربیلا ڈیم بنا تھا، اس وقت ہمارے پاس صرف یہ دو ڈیم ہیں اس کے مقابلے میں ہندوستان نے متعدد ڈیم بنائے ہیں اور بنا رہا ہے۔ ہمارے آپس کے تعصبات کی وجہ سے کالا باغ ڈیم اب تک نہیں بن سکا جبکہ سابق چیئرمین واپڈا جناب شمس الملک صاحب جو بڑے پایہ کے انجینئر تھے اور ان کا تعلق بھی خیبر پختونخواہ سے تھا، ان کا یہ کہنا تھا کہ نوشہرہ کو کوئی خطرہ ہے اور نہ ہی نیچے down stream سندھ میں کوٹری سے نیچے کوئی خطرہ ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ جب پاکستان میں ہماری حکومت تھی اور وزیراعظم میاں محمد نواز شریف تھے ان کی خواہش تھی کہ یہ ڈیم ضرور بنے کیونکہ ملک کے اندر پانی کی شدید قلت ہے ڈیم بننا چاہئے لیکن افسوس کہ چار پانچ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود صرف بھاشا ڈیم کی feasibility study report بنتی رہی ہے۔ وہاں پر پچھلی حکومت نے کام کیا ہے اور نہ ہی موجودہ حکومت نے کوئی کام کیا ہے۔ یہ تو کالا باغ ڈیم کے متعلق گزارشات تھیں کہ اس کا اختیار فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھا، انہوں نے بنانا تھا جو کہ نہیں بنایا جس کی وجہ سے آج ہم شدید پانی کی قلت کا شکار ہیں اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ 7۔ مارچ کو ہمارے ڈیم dead level پر چلے گئے۔ ہماری ربیع میں گندم کی جو فصل تھی اس وقت اس کو پانی کی شدید ضرورت تھی اور جب گندم کی کٹائی ہو گئی خریف کی فصلات کے لئے بھی پانی کی ضرورت تھی اور آج رحیم یار خان، بہاولپور، بہاولنگر میں تقریباً پچاس فیصد کپاس کی کاشت ہوئی جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے۔

جہاں تک cut motion پر انہوں نے فرمایا کہ ڈیم کی مرمت کے لئے صوبائی سپلیمنٹری گرانٹ کے لئے جو رقوم مانگی گئی ہیں یہ بالکل جائز ہیں کیونکہ دریاؤں کے پشتوں کی مرمت کے لئے جو رقم رکھی گئی تھی وہ ناکافی تھی اور اس کے لئے مزید 35 کروڑ روپے کی ضرورت تھی۔ اسی طرح سیم نالوں کی دیکھ بھال اور اسی طرح جو IRSA کا ادارہ ہے انہوں نے اچانک ایک نیا cess impose کیا جس کی وجہ سے ایک کروڑ دو لاکھ روپے ان کو دینے پڑے۔ اس کے علاوہ بھی ساری رقوم کی تفصیلات میرے پاس موجود ہیں۔ ریلیف کی مد میں 34 کروڑ 66 لاکھ روپے دیئے گئے اور دوران ملازمت جو لوگ انتقال کر گئے ان کو پانچ ملین روپے دینے کا اندازہ تھا لیکن death کی تعداد زیادہ ہو گئی جس کی وجہ سے ان کو آٹھ کروڑ سینتالیس لاکھ روپے دینا پڑے۔ تنخواہوں کے بقایا جات کی شکل میں دو کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے ادا کرنے پڑے۔ دریاؤں کے پشتوں کی مرمت کے لئے اصل بجٹ میں جو رقم رکھی گئی تھی وہ ناکافی ہو گئی۔ چنانچہ اس کے لئے پینتیس کروڑ انتالیس لاکھ تیئیس ہزار روپے کی رقم رکھنی پڑی۔ اپوزیشن کے محترم ممبر چوہدری احسان الحق نولاٹیا صاحب فرما رہے تھے، انہوں نے کہا تھا کہ جولائی اور اگست میں، عام طور پر flood آتے ہیں جہاں کہیں اچانک ضرورت پڑتی ہے وہاں پر repair کروانی پڑتی ہے اسی طرح کچھ علاقوں میں جو hill torrents ہیں، رود کوہیاں ہیں ان میں پہاڑی دریاؤں سے جو طغیانی آتی ہے وہ بڑی بڑی آبادیوں کو تباہ کر دیتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں بڑی احتیاط برتی گئی ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب بھی اس پر بڑی کڑی نظر رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جس میں ہمارے جتنے بھی اخراجات ہیں اس کو minutely دیکھا جاتا ہے۔ کہیں بھی پیسے کا ضیاع نہیں ہوتا پہلے جو دور تھا اس میں fudge payments ہوتی تھی لیکن اب محکمہ آبپاشی میں وہ رواج ختم ہو گیا ہے اور اس کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ یہ بہت ضروری اخراجات تھے جس کے لئے یہ رقم رکھی گئی ہے۔ ان پشتوں کو مضبوط کیا گیا کیونکہ ایک unprecedented, unusual flood آیا تھا جس میں بڑی تباہی ہوئی تھی اٹھارہ لاکھ کھڑی فصل تباہ ہو گئی تھی اس لئے ان پشتوں کو مضبوط کرنا ان آبادیوں کو محفوظ کرنا ہماری بنیادی ذمہ داری تھی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کی تحریک کو رد کر کے اس ضمنی گرانٹ کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ ان کی کٹوتی کی تحریک کو رد کر کے اور ہماری جو ایک ارب چودہ کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے کی رقم ہے ضمنی گرانٹ ہے اس کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ارب 14 کروڑ 65 لاکھ 63 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 6 "آبپاشی و بحالی اراضی" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 14 کروڑ 65 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی چودھری صاحب! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے بھائی نے دو باتیں کی ہیں ایک تو انہوں نے کہا ہے [********]

جناب سپیکر: میں نے وہ حذف کرا دیا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): آپ کا بہت شکریہ۔ میرے بھائی نے دوسری بڑی اہم بات کالا باغ ڈیم کے بارے میں کی ہے، میں انہیں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنی پارٹی کی طرف سے یہاں پر قرار داد لے کر آئیں۔ اسلام آباد میں ان کی اپنی حکومت ہے یہ initiative لیں ہم اس میں ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے، یہ اخلاقی جرأت کریں اور یہاں پر قرار داد لے کر آئیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: ہم کالا باغ ڈیم کے حامی ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! [********]

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1099 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: No, no, no. Not allowed آپ ایسی بات نہ کریں۔ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔ چودھری صاحب تشریف رکھیں۔This is not good آپ ماحول کو خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔بڑی مہربانی۔

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! انہوں نے کالا باغ ڈیم کے متعلق بڑی اہم بات کی ہے اس کا جواب دینا بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر لائیں چونکہ کٹوتی کی کوئی اور تحریک موجود نہ ہے لہذا باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی براہ راست سوال کے ذریعے ہوگی۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ کا کیا کروں؟

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! میں پہلے بولوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے ابھی ٹائم دے دیں یا بعد میں مناسب وقت دے دیں۔ جی، میں کچھ عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! حضرت غالب کا ایک شعر ہے۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے اسد
قتل بھی کرتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار نہیں

جناب سپیکر! آج نولاٹیا صاحب کو کٹوتی کی تحریک پر کالا باغ ڈیم یاد آگیا، اس بجٹ پر جو تقاریر ہوتی رہی ہیں ان میں اس طرف سے، پیپلز پارٹی یا (ق) لیگ سے کسی نے بھی کالا باغ ڈیم کا نام نہیں لیا۔ میں نے یہاں پر کالا باغ ڈیم کی پوری تاریخ بیان کی ہے اور اس پر ادھر سے ہی ایک آواز آئی تھی "کنوں" بنا دے۔اب صورتحال یہ ہے کہ وہ لوگ، وہ صوبے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ کالا باغ ڈیم ہماری نعشوں پر بنے گا، ہم بموں سے گرادیں گے آج وہ لوگ ایک دوسرے کی بغل میں بیٹھے ہیں، یہ قاتل قاتل سمدھی بن گئے ہیں۔کیا ان تین صوبوں کی قیادت کالا باغ ڈیم بنانے کی منظوری نہیں دے سکتی؟ صرف نواز شریف کو مطعون کرنے کے لئے کہ اس نے اٹھارہویں ترمیم پر تیسری مرتبہ وزیر اعظم بننے پر زور دیا اور کالا باغ ڈیم پر زور نہیں دیا۔یہ تین صوبوں کی طاقتیں اکٹھے بیٹھی ہیں کیا وہ کالا باغ ڈیم نہیں بنا سکتیں؟ یہاں

پر energy crisis پر جو تقریریں ہوئی ہیں، آپ مصنوعی طریقے سے energy crisis تو پیدا کر سکتے ہیں لیکن پانی مصنوعی طریقے سے پیدا نہیں کر سکتے۔ آپ H^2O کو مصنوعی طریقے سے پیدا نہیں کر سکتے۔ ہندوستان نے ہمارے دریاؤں کا پانی روک لیا ہے، ایک بد بخت جرنیل نے ہمارے دریاؤں کو بیچ دیا، جو تین دریا ہمارے ہاتھ میں آئے ایک بد بخت جرنیل نے اس کے ڈیموں کو freeze کر دیا اور تیسرے جرنیل پرویز مشرف نے ہمارے دریا ہندوستان کے حوالے کر دیئے کہ ہم ان پر ڈیم نہیں بنا سکتے آپ لوگ بناؤ اور ہندوستان نے 35 منصوبے مکمل کر کے چناب اور جہلم کا پانی روک دیا ہے۔ جب دریا میں پانی نہیں آئے گا تو ادھر پانی کیسے آئے گا؟ یہاں پر راجہ ریاض صاحب نے یہ دھمکی دی کہ ہم بھی پانی کے لئے احتجاج کریں گے تو میں نے اس کے جواب میں کل بھی یہ بات کہی تھی کہ بھائی! یہاں پر احتجاج کرو گے تو یہ آپ کی حکومت کے خلاف جائے گا چونکہ دریائی پانی کا حصول مرکزی حکومت کا کام ہے۔ ہندوستان نے ان پر 65 منصوبے تعمیر کرنے کا پروگرام بنا رکھا ہے، جہلم، چناب اور سندھ پر بھی tunnels کے ذریعے پانی نکال رہا ہے۔ ان لوگوں کو تب سمجھ آئے گی جب سندھ کا پانی بھی نکال لے گا۔ پھر یہ کہیں گے مہاراج دیا کرو، کرپا کرو ہمیں یہ پانی دے دو، اب پانی پر لڑائی ہو گی۔

جناب سپیکر! پانی ہماری زندگی ہے، پانی پنجاب کی زندگی ہے، خیبر پختون خواہ کی زندگی ہے، بلوچستان کی زندگی ہے، سندھ کی زندگی ہے اور پاکستان کی زندگی ہے۔ آج نولاٹیا صاحب کو کالا باغ ڈیم کا درد اٹھا ہے تو یہ مرکز میں بیٹھی ہوئی قیادت سے مطالبہ کریں جو آج ایک دوسرے کی گود اور بغل میں بیٹھے ہیں وہ یہ ڈیم بنائیں، وہ بنا سکتے ہیں اور ان کو بنانا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے اس پر تھوڑی اور روشنی ڈال لینے دیجئے کہ 1952 میں کالا باغ ڈیم پر feasibility تیار ہوئی اس کے بعد آنے والی کسی بھی حکومت نے کالا باغ ڈیم نہیں بنایا حتیٰ کہ ایوب خان نے تین دریاؤں کا سودا کر دیا، بھٹو صاحب آئے تو انہوں نے بھی نہیں بنایا، ضیاء الحق نے اسے freeze کر دیا، پرویز مشرف نے تینوں دریا ہندوستان کے حوالے کر دیئے۔ مجھے اس قیادت پر حیرت ہے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم پرویز مشرف کو وردی میں دس مرتبہ کامیاب کرائیں گے اور پرویز مشرف جاتے جاتے اپنی وردی شجاعت حسین کو دے گیا، اپنی کھال پرویز الٰہی کو دے گیا اور اپنے جوتے صدر زرداری کو پہنا گیا۔ مجھے بڑے درد کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ مجھے اپنی قیادت پر حیرت ہے کہ وہ کس ضد کو لے کر بیٹھے

ہیں کہ کالا باغ ڈیم نہیں بننے دینا، یہ ہماری زندگی ہے، یہ ہمارے energy crisis کا علاج ہے، یہ ہمارے پانی کا علاج ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: یہ ہماری زندگی ہے، اس طرف بیٹھے ہوئے دوستوں کو یہ سوچنا چاہئے اور میں آپ کے توسط سے ایک بات اور notice میں لانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کا جو درد رکھتے ہیں، جنوبی پنجاب کو صوبہ بھی بنانا چاہتے ہیں، دریائے سندھ سے جنوبی پنجاب کا صرف ایک ضلع سیراب ہوتا ہے یہ اس کی نہر بھی بند کروا دیتے ہیں اس پر ہم اپر پنجاب کے لوگ ہی قربانی دیتے ہیں اور خانکی سے جو LCC east کی دو نہریں نکلتی ہیں وہاں سے ان کی زمین کی سیرابی کے لئے پانی مہیا کرتے ہیں۔ان کو سوچنا چاہئے کہ جب پانی کا قحط آئے گا، جب یہ بنجر ویران اور قحط زدہ ملک ہو جائے گا تب ان لوگوں کو ہوش آئے گا لیکن آج یہ اپنی ضد پر اڑے بیٹھے ہیں، اپنی پارٹیوں کے دھڑوں میں، ان کی سوچ پر یہ لوگ پابند ہو کر بیٹھے ہیں اور لب کشائی نہیں کر سکتے۔ ڈر کے مارے ان کو اتنی بھی جرأت نہیں کہ یہ اپنی قیادتوں سے اپنی زندگی مانگ سکیں، اپنی زندگی کے لئے واویلا کر سکیں، اپنی زندگی کے لئے احتجاج کر سکیں۔کالا باغ ڈیم ہمارا علاج ہے، کالا باغ ڈیم ہماری زندگیوں کی ضمانت ہے، اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ یہ آنے والے وقت کا vision کر لیں کہ جب ہمارے تینوں دریاؤں پر ہندوستان نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا تو پھر انہیں ہوش آئے گا، پھر یہ کہیں گے کہ مہاراج ہم پر کرپا کرو، ہم پر دیا کرو، ہمارا پانی چھوڑ دو۔ وہاں پر تین صوبوں کی قیادتیں اکٹھی بیٹھی ہیں اس لئے آنے والے قحط زدہ وقت کو دیکھ کر ان کو سوچنا چاہئے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے۔نولاٹیا صاحب میگا پراجیکٹ پر کہہ رہے ہیں کہ consensus ہونا چاہئے، میں ابھی ایک اور انکشاف کرتا ہوں کہ میں 1985 کی اسمبلی میں بھی ادھر موجود تھا ڈھکو صاحب اور ہمارے ایک اور دوست یہاں پر موجود ہیں جو اس بات کے شاہد ہیں کہ تینوں صوبوں نے، سرحد نے بھی یہ کہا تھا کہ کالا باغ ڈیم ہماری نعشوں پر بنے گا، بلوچستان نے بھی کہا تھا کہ ہماری نعشوں پر بنے گا اور یہ قرار دادیں پاس کی تھیں۔اس وقت ضیاء الحق کی صوبائی حکومتیں تھیں اور پنجاب کے اندر یہ credit ہمیں جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ سے میں، فیصل آباد سے فضل حسین راہی اور جھنگ سے ریاض حشمت جنجوعہ ہم تین لوگ تھے جنہوں نے ضیاء الحق کو یہاں اسمبلی میں داخل ہونے پر challenge کیا تھا۔ ہم نے کہا تھا کہ How dare you enter this House? ہم نے اعتراض کیا تھا کہ تم یونیفارم میں اس ایوان کے اندر کیسے بیٹھ سکتے ہو؟ اس وقت تینوں صوبوں کی حکومتوں نے کالا باغ ڈیم

کے خلاف قرار دادیں پاس کی تھیں جبکہ پنجاب کے اندر ہمارے pressure اور میاں محمد نواز شریف کی فراست کے باعث کالا باغ ڈیم کے خلاف قرار داد پاس نہ ہوئی۔ میں یہ سارا credit میاں محمد نواز شریف کو دیتا ہوں جنہوں نے اس وقت بھی کالا باغ ڈیم کی مخالفت نہیں کی تھی تو پھر آج پنجاب کیسے مخالفت کرے گا؟ میں آخر میں عرض کر دوں کہ ادھر سے چودھری ظہیر الدین خان نے یہ طعنہ بھی دیا تھا کہ شہباز شریف جائے اور کالا باغ ڈیم بنا کر وہاں پر اپنی تختی لگا کر آئے۔ میاں محمد شہباز شریف کیسے کالا باغ ڈیم بنا سکتا ہے اور وہاں پر اپنی تختی لگا سکتا ہے؟ باقی تین صوبوں کی قیادت اکٹھی ہے اور ایک دوسرے کی بغل میں بیٹھی ہوئی ہے۔ جب تک یہ کالا باغ ڈیم بنانے کی اجازت نہیں دیتے تو اس وقت تک پنجاب اکیلا کیسے کالا باغ ڈیم بنا سکتا ہے؟ یہ میرا پُر زور مطالبہ ہے کہ کالا باغ ڈیم پر بحث کے لئے آپ ایک دن اور وقت مقرر کریں۔ مجھے لگتا ہے کہ آج اجلاس prorogue ہو جائے گا اس لئے آج ہی کٹوتی کی تحاریک کے بعد دو گھنٹے کا وقت مقرر کریں اور کالا باغ ڈیم پر بحث کرائیں۔ بے حد شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں تاکہ میں میاں رفیق کی باتوں کا جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! ہم میاں صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس وقت ملک کے اندر energy crunch ہے اس لئے dams بننے چاہئیں لیکن اس کے لئے inter provincial harmony کی ضرورت ہے۔ پہلے صوبوں کے اندر محبت اور پیار کا رشتہ قائم کیا جائے۔ اگر ڈکٹیٹر کی پیداوار جماعت کے ممبران آج یہ کہہ رہے ہیں تو ان کو پہلے اپنا ریکارڈ درست کرنا چاہئے کیونکہ ضیاء الحق سمیت تمام ڈکٹیٹروں نے کالا باغ ڈیم کو politicize کیا۔ انہوں نے پاکستان کے اندر political mandate کو divide کرنے کے لئے، سندھ اور پنجاب کے mandate کو بدلنے کے لئے کالا باغ ڈیم کے issue کو politicize کیا کیونکہ ان کے پاس کوئی دوسرے issues نہیں تھے کہ جن کی بنیاد پر وہ سیاست کر سکتے۔ انہوں نے ان national issues کو politicize کیا۔ آج وہ تمام جماعتیں اس چیز کی ذمہ دار ہیں جو آمریت کی گود میں بیٹھ کر پروان چڑھی ہیں۔ آج ان حکمرانوں کو مینار پاکستان سے کھینچ کر لائیں اور ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اس وقت کالا باغ ڈیم کیوں نہیں بنایا جب وہ ڈکٹیٹر کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔ رائے صاحب! آپ بھی بیٹھ جائیں۔

مطالبہ زر نمبر 1

جناب سپیکر: اب ہم ضمنی مطالبہ زر نمبر 1 کو لیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9 کروڑ 93 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ 35 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 86 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو27کروڑ4لاکھ49ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو7کروڑ59لاکھ13ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو72کروڑ14لاکھ15ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات وسزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 20 کروڑ 72 لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کورم نہیں ہے اور میں اس کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

ایوان میں کورم نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال 2011-12 پر بحث اور رائے شماری

(---جاری)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 56 لاکھ 75 ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب38 کروڑ62لاکھ52ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب25کروڑ93لاکھ79ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات"صحت"برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو4کروڑ58لاکھ20ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ماہی پروری"برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 59 لاکھ روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 50 کروڑ 59 لاکھ 84 ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

"ایک ضمنی رقم جو 29 کروڑ 10 لاکھ 45 ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو15کروڑ91لاکھ32ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو19کروڑ2لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر19

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو9کروڑ33لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 92 کروڑ 69 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 10۔ ارب 99 کروڑ 38 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 94 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19۔ارب 11 کروڑ 62 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 24

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 6 کروڑ 29 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 81 کروڑ 83 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 26

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 27

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر32

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر33

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر34

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر35

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹوروں اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر38

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر39

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر40

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 41

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 42

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Not allowed. I am reading.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ جی، وزیر خزانہ!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج خادم اعلیٰ موجود ہیں اس لئے میں اُن کی موجودگی میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں بعد میں ٹائم دوں گا۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔ مجھے کام کرنے دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مجھے پوائنٹ آف آرڈر ضرور دیجئے گا۔

جناب سپیکر: میں آپ کو floor دوں گا لیکن مجھے بات کرنے دیں۔ جب میں بات کر رہا ہوں تب تھوڑا خیال کیا کیجئے۔ اب وزیر خزانہ صاحب منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-Ur-Rehman): Mr. Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12.

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12 has been laid.

بسراء صاحب! اگر آپ relevant رہیں گے تو آپ کا mike کھلے گا لیکن irrelevant ہوں گے تو action بھی ہو گا یہ میں آپ کو بتا دوں۔

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بسراء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر انہوں نے relevant بات کرنی ہے تو کریں ورنہ اُن کو ٹائم مت دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی اور پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ جی، بسراء صاحب!

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: تقریر کرنے کا موقع نہیں دیا۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف دو تین باتیں عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی پوائنٹ آف آرڈر پر بات relevant ہو گی تو سنوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج قائد ایوان یہاں پر موجود ہیں اس لئے صرف دو تین باتیں گزارش کرنا چاہتا ہوں جو بڑی relevant ہوں گی۔ اس ایوان کے اندر ہماری بہنیں خواہ وہ ادھر بیٹھی ہوں، خواہ اُدھر بیٹھی ہوں، ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ اسلام کے اندر بھی عورت کا جو مقام ہے وہ بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ ہم عورت کے تقدس اور عظمت کی بات کرتے ہیں کہ وہ ہماری ماں بھی ہے، بہن بھی ہے اور ہماری بیٹی بھی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میرے خیال میں interrupt کرتے ہوئے یہ روّیہ اختیار کرنا مناسب نہیں ہمارے لئے نہ سہی کم از کم خادم اعلیٰ کے لئے ہی چپ کر جائیں۔ خادمِ اعلیٰ یہاں پر تشریف فرما ہیں اُن کو بھی بعد میں سن لیجئے گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ irrelevant ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج اڑتالیس گھنٹے گزرنے کے باوجود جن خواتین کے متعلق جو نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے، میں نے نہیں سنا کہ خادم اعلیٰ نے اس کا کوئی notice لیا ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اُس کا notice لیا جا چکا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ زیادتی ہے۔ آپ ہمیں بات بھی مکمل نہیں کرنے دیتے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، بس کریں۔ ان کا mike بند کر دیں۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(116)/2012/710. Dated 23rd June 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. June 23, 2012 (Saturday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 22nd June, 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"